بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۷ | اتوار ۱۳ شوال ۱۴۰۳ھ ۲۴ وفا ۱۳۶۲ ہش ۲۴ جولائی ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۶۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپان میں پہلی بار جماعت احمدیہ کی مجلسِ شوریٰ کا انعقاد

دینی، تربیتی و تبلیغی سرگرمیوں کی روداد ـــــــ جاپان مشن کی مساعی

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ٹوکیو (جاپان) میں مشن ہاؤس قائم ہو چکا ہے۔ ایک خوبصورت عمارت اس غرض کیلئے خرید لی گئی ہے۔ دو مرکزی مبلغ مکرم و محترم عطاء المجیب صاحب ابن مولانا ابو العطاء صاحب اور مغفور احمد صاحب منیب وہاں کام کر رہے ہیں۔ مکرم عطاء المجیب صاحب مشنری انچارج و امیر جاپان نے وہاں کی تبلیغی و تربیتی مساعی کے بارہ میں جو رپورٹ بھجوائی ہے اس کا ملخص درج ذیل ہے۔

سالانہ جلسہ اور شوریٰ کا انعقاد

جماعت احمدیہ جاپان کا تیسرا سالانہ اجلاس ٹوکیو کے مشن ہاؤس میں ۱۰ جنوری کو منعقد ہوا اس سال کے جلسہ سالانہ کی امتیازی خصوصیت یہ تھی کہ اس بار اجلاس کی کارروائی تین زبانوں میں ہوئی۔ جاپانی، انگریزی اور اردو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دونوں مبلغین جاپانی زبان میں روانی سے تقریر کر سکتے ہیں۔ دونوں مبلغین کرام کے علاوہ ملک منیر احمد صاحب۔ محمود اقبال صاحب ساجد۔ شاہد رضوان صاحب۔ مبشر احمد صاحب زاہد۔ مرزا ظفر احمد صاحب اور محمد اسلم نیر صاحب نے اجلاس سے خطاب کیا

اس سال جاپان میں پہلی بار مجلس شوریٰ کا انعقاد عمل میں آیا جسمیں سالانہ بجٹ اور دیگر جماعتی پروگرام زیر بحث آئے۔

نظام الوصیت میں شمولیت

تربیتی طور پر نظام الوصیت فرد کی اصلاح کا ایک بڑا ذریعہ ہے الحمد للہ کہ ایک دوست نے اس مبارک نظام میں شمولیت اختیار کی۔

لجنہ کا قیام

احمدی خواتین کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کا قیام اس سال عمل میں آگیا۔ محترمہ فرحت رفیق صاحبہ کو لجنہ اماء اللہ ٹوکیو کا صدر نامزد کیا گیا۔

یوم التبلیغ

داعی الی اللہ کی تحریک پر عمل کیلئے اجتماعی یوم التبلیغ کو زیادہ مؤثر بنانے کا پروگرام وضع کیا گیا۔ اب ہر ماہ یوم التبلیغ منایا جائیگا۔ مکرم ملک منیر احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ اس پروگرام کے انچارج ہیں۔

مشہور سوسائٹی اور یونیورسٹی میں تقریر

۱۷ فروری کو محترم عطاء المجیب صاحب نے انگریزی دان جاپانیوں کی ایک مشہور سوسائٹی "EWDG" میں حقیقی اسلامی انقلاب کے موضوع پر تقریر کی۔ اخبارات میں تقریر کے اعلان کی وجہ سے حاضری بہت خوشکن تھی۔ محترم امیر صاحب نے اس تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہونیوالے روحانی انقلاب کی تفصیل بیان کی تقریر کے آخر میں سوالات کا پروگرام تھا جسمیں احباب نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔

مکرم مغفور احمد صاحب منیب نے CHUO یونیورسٹی کی ایک سوسائٹی کی دعوت پر اسلام کے

باقی صفحہ پر

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۳ وفا/جولائی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"فلو کا اثر اب کم ہے۔ مگر جسم میں درد ہے جس کا اثر دانتوں پر بھی ہے۔ کمزوری ہے۔"

احباب کرام خصوصی توجہ اور دلی التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین۔

ربوہ: ۲۲ وفا/جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضور نے فرمایا بعض لوگ ملک میں فتنہ و فساد برپا کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس کے برعکس جماعت احمدیہ نے اس بات کا تہیہ کیا ہوا ہے کہ کسی قیمت پر بھی فساد برپا نہیں ہونے دینا۔ یہ ایک دلچسپ مقابلہ ہے اس لئے جتنا بھی کوئی فساد پھیلانے کی کوشش کرے اتنا ہی ہمیں صبر کا نمونہ دکھانا ہے کیونکہ اس وقت ملک کو درپیش غیر ملکی خطرات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ کسی قیمت پر بھی ملک میں بدامنی نہ پھیلے۔ ملک کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ جب بھی ہمارے ملک کو غیر ملکی خطرات نے گھیرا اندرونِ ملک جانے بوجھے لوگوں نے گڑبڑ پھیلانے کی کوشش کی۔ اس لئے ہر محب وطن کا فرض ہے کہ اس صورتِ حال کی نزاکت کو سمجھے اور دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کے افراد سب سے بڑھ کر اپنے اپنے ملک سے محبت کرنے والے ہیں۔

حضور نے فرمایا یہ بھی ہمارا فرض ہے کہ نہ صرف صبر کریں بلکہ فساد پھیلانے کی نیت رکھنے والوں کے لئے دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شر سے محفوظ رکھے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی تقدیر آزاد ہے۔ وہ جو چاہے گی کرے گی مگر ہم دعا سے غافل نہ ہوں گے۔ حضور نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں ان پر یہ زیادہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ دعا کریں۔ جن کا اللہ سے تعلق نہ ہو ان کی تدابیر کو تو اللہ بغیر دعا کے بھی کامیاب کر دیا کرتا ہے مگر اپنے مومن بندوں کی تدابیر دعا کے بغیر کامیاب نہیں کرتا۔ حضور نے فرمایا یہ بڑا اہم نکتہ ہے احمدیوں کو اسے یاد رکھنا چاہیئے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

لازمی چندہ جات میں اضافہ کی قابلِ تقلید مثال

ضلع سیالکوٹ کے ایک مخلص دوست نے اپنی چٹھی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور تحریر کیا ہے۔

"غلام عرض کرتا ہے کہ اس خاکسار نے حضور کے ارشاد کے پیش نظر اپنا چندہ عام اڑھائی ہزار روپیہ سالانہ سے بڑھا کر دس ہزار روپیہ سالانہ کر دیا تھا اور اضافہ کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ ادا کر دیا تھا اور حضور کی خدمت میں اطلاع بھی کر دی تھی۔ سو عرض ہے کہ بقایا پانچ ہزار روپیہ بھی میں نے مورخہ ۳۰ جون کو ادا کر دیا ہے۔ الحمد للہ"

حضور اقدس نے بعد ملاحظہ چٹھی اظہار خوشنودی فرمایا۔ امید ہے جملہ احباب جماعت اس نیک نمونہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے لازمی چندہ جات میں ممکن حد تک زیادہ سے زیادہ اضافہ فرمائیں گے اور ادائیگی بھی بروقت فرماتے رہیں گے، تا وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ سب احباب جماعت کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

احباب اپنے تاثرات بھجوائیں

امسال احباب جماعت احمدیہ نے عید الفطر ایک نئے جذبے سے منائی۔ جو احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اس روز غرباء کے گھروں میں گئے اور ان کے ساتھ میل ملاقات کے ذریعہ عید الفطر منائی وہ اپنے تاثرات جلد تر الفضل کو ارسال کریں تا کہ روحانی لطف و مسرت حاصل کرنے کے ایک نئے تجربہ میں جملہ قارئین کو شریک کیا جا سکے۔ (ادارہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۳ شوال ۱۴۰۳ھ

۲۴ وفا ۱۳۶۲ ہش

دو کڑی آزمائشوں میں سے نسبتاً آسان آزمائش

اللہ تعالیٰ اپنی حکمت بالغہ کے ماتحت انسانوں پر امارت اور غربت کے دور لاتا ہے اور غرض اس سے یہ ہوتی ہے کہ وہ ان کا امتحان لے اور دیکھے کہ وہ ان دونوں حالتوں میں کیا طرزِ عمل اختیار کرتے ہیں یعنی مال و دولت کی فراوانی کے زمانہ میں وہ کبر و غرور میں مبتلا ہو کر غریبوں کو حقارت کی نظر سے تو نہیں دیکھتے اور یہ کہ خدا تعالیٰ سے سرکشی اور بغاوت کی راہ تو اختیار نہیں کرتے۔ اسی طرح وہ غربت کے زمانہ میں ان کے اندر حسد کا مادہ پیدا ہونے کے نتیجہ میں امراء کے خلاف دشمنی کے جذبات تو پیدا نہیں ہوتے اور ناجائز ذرائع سے دولت حاصل کرنے کا میلان تو ان کے اندر نہیں پنپتا۔ اس لحاظ سے اسلام نے امارت ہو یا غربت دونوں کو آزمائش کا ذریعہ قرار دیا ہے اور اپنے بندوں کے لئے لازمی ٹھہرایا ہے کہ وہ امارت کے زمانہ میں عاجزی اور فروتنی اختیار کر کے غربت کے زمانہ میں صبر و استقامت، قناعت شعاری اور استغنا سے کام لے کر اپنے صحیح طرزِ عمل سے اپنے رب کی رضا حاصل کرنے میں کوشاں ہوں اور اس طرح اپنے آپ کو آخرت کی دائمی خوشحالی کا مستحق بنائیں۔

ان دونوں امتحانوں میں سے امارت کے امتحان سے غربت کا امتحان نسبتاً آسان ہوتا ہے کیونکہ بالعموم مال اور اولاد کی کثرت انسانوں کو کبر و غرور میں مبتلا کر کے انہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد سے غافل کر دیتی ہے جبکہ غرباء کی اکثریت بالعموم اپنی کمزوری اور کم مائیگی کے زیرِ نظر حتی المقدور ان ہر دو قسم کے حقوق کی ادائیگی کی طرف متوجہ رہتی ہے۔ چونکہ امارت کا امتحان زیادہ سخت ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے امارت کی فتنہ سامانیوں سے بہت تفصیل سے آگاہ فرمایا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِيْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ (الحدید آیت ۲۱)

ترجمہ:۔ اے لوگو! جان لو کہ دنیا کی زندگی محض ایک کھیل اور دل بہلاوا ہے اور زینت حاصل کرنے اور آپس میں فخر کرنے اور دوسرے پر مال اور اولاد میں بڑائی جتانے کا ذریعہ ہے۔ اس کی حالت بادل سے پیدا ہونے والی کھیتی کی سی ہے جس کا اگنا زمیندار کو بہت پسند آتا ہے۔ اور وہ خوب لہلہاتی ہے۔ مگر آخر تو اس کو زرد حالت میں دیکھتا ہے اور پھر (بعد اس کے) وہ گلا ہوا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں (دنیا کے دلدادہ ایسے مالداروں کے لئے) سخت عذاب مقرر ہے اور بعض (ایسے بھی ہیں جن) کے لئے اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضائے الٰہی مقرر ہے اور ہم پھر تمہیں خبردار کرتے ہیں کہ) دنیوی زندگی (کی آسائشیں) صرف ایک دھوکے کا فائدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کرنے کے لئے کہ امارت کے امتحان کے مقابلہ میں غربت کا امتحان نسبتاً آسان ہے۔ سورۃ الکہف کی آیات ۳۳ تا ۴۷ میں دو آدمیوں کی مثال بیان کی ہے اور وہ یہ ہے کہ ان میں سے ایک کو اللہ تعالیٰ نے دو باغ دیئے تھے جو پھلوں اور میووں سے لدے ہوئے تھے۔ دوسرا غریب تھا اور تھوڑی سی زمین کا مالک تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ باغوں کا مالک کبر و غرور میں مبتلا ہو کر اپنی دولت پر فخر کرنے لگا اور اس نے غریب آدمی کو طعنہ دیتے ہوئے کہا:۔

اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا ۝ (الکہف آیت ۳۵)

ترجمہ:۔ دیکھ تیری نسبت میرا مال زیادہ ہے اور مجھے معزز ہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

ہمارا کام دُعا کے سِوا کچھ اَور نہیں

عدُو کے پاس جفا کے سِوا کچھ اَور نہیں
ہمارا کام دُعا کے سِوا کچھ اَور نہیں

یہ بات کور نگاہوں کو کون سمجھائے
خطائے مہرِ ضیاء کے سِوا کچھ اَور نہیں

اِدھر جو دیکھیں فقط ناسپاسیٔ نعمت
اُدھر جو دیکھیں عطا کے سِوا کچھ اَور نہیں

خدائے کون و مکاں کو ہے نیستی کی تلاش
تمہارے پاس اَنا کے سوا کچھ اور نہیں

نہ کوئی مانگ نہ کوئی طلب نہ کوئی سوال
سرشتِ عشق حیا کے سِوا کچھ اَور نہیں

بچھا نہ صحنِ گلستاں میں دام اے صیّاد!
کہ عندلیب نوا کے سوا کچھ اَور نہیں

دلِ شکستہ بھی رکھتا ہے تیغِ خارا شگاف
مگر وہ آہِ رسا کے سِوا کچھ اَور نہیں

خِرد پرست مبشر کبھی تو مانیں گے
حیات لطفِ خدا کے سِوا کچھ اَور نہیں

مبشر احمد راجیکی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط دوم

احمدیہ مشن گیمبیا کی تاریخ کا پہلا باب

یہ مضمون ۱۹۶۲ء میں الفضل میں اشاعت کیلئے لکھا گیا تھا اب پرانے کاغذات میں سے دستیاب ہونے پر ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے: ——— (مصنف)

محترم چوہدری محمد شریف صاحب
سابق مبلغ گیمبیا

آبادی:

ملک گیمبیا کی آبادی اندازاً ۳ لاکھ ہے اس میں سے پانچ سو کے قریب غیر افریقن یعنی عرب و یورپین وغیرہ ہیں۔ بقیہ اصل آبادی میں سے صرف پانچ ہزار کے قریب نئے عیسائی ہیں جو یورپین اقوام کے پنجہ سے ان آزاد شدہ غلاموں کی اولاد ہیں جن کے اصل وطن اور خویش و اقارب کا بوجہ ان کے نابالغ ہونے کے علم نہ ہو سکا اور عیسائی پادریوں نے انہیں عیسائی بنا لیا۔ ان نئے عیسائیوں میں سے چار پانچ سو کے قریب اس ملک کے آخری مشرقی کونہ میں بصورت سیٹلمنٹ رہتے ہیں اور بقیہ بانجل میں۔ باقی سب آبادی تقریباً مسلمان ہے۔ لیکن ان میں سے ۹۷ فی صدی کے قریب اَن پڑھ اور اسلام صرف نام کا ہی اسلام ہے۔ کلمۂ توحید و رسالت "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" بڑے شوق و ذوق و حضورِ دل سے پڑھتے ہیں اور ایک مسلمان کو غیر مسلمان سے تمیز کرنے کے لئے اس ملک میں سوائے اس کے کوئی معیار نہیں کہ مسلمان مردوں عورتوں اور بچوں کے جسم پر سر سے لے کر پاؤں تک تعویذات بندھے یا لٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اگرچہ عورتیں "رودی" ہوتی ہے یعنی سر پر بال اللہ تعالیٰ نے بہت تھوڑے اور کیکر کے کانٹوں کی طرح سخت سیاہ اور کرخت یا اونٹ کے بالوں کی طرح بہت نرم اور سیاہ مگر کم عطا کئے ہیں۔ مگر وہ بھی اپنے سر کی چوٹی پر پانچ یا دس تعویذ باندھنا باعث برکت و فخر اور مسرت خیال کرتی ہیں۔ گلے میں چمڑہ کے غلافوں میں سلے ہوئے اور چمڑہ کی ہی رسیوں میں بندھے ہوئے تعویذات۔ کمر میں، رانوں پر، بازوؤں پر۔ غرضیکہ ہر جگہ تعویذوں کی بھرمار ہے۔ مولوی صاحبان کا (جنہیں یہاں کی اصطلاح میں اصل لفظ مُعَلِّم کی بجائے مَعْلَم کہتے ہیں) بس یہی کام ہے کہ جس کے سر میں درد ہو اس کو تعویذ باندھ دیا۔ جس کے پیٹ میں درد ہو یا بخار ہو اس کو تعویذ دے دیا۔ جس کی آنکھ دکھتی ہو اس کے گلے میں تعویذ لٹکا دیا۔ جس طالب علم کو سبق یاد نہ ہوتا ہو اس کو تعویذ گھوٹ کر پلا دیا۔ جس عورت کا خاوند اس سے بے اعتنائی ہو اس کی دونوں رانوں اور پنڈلیوں پر تعویذ بندھوا دیا۔ جس کی بیوی اپنے خاوند سے ناراض ہو اس کے کمر میں تعویذوں کا ایک لچھا باندھنے کا حکم دے دیا۔ غرضیکہ سر پر تعویذات۔ کمر میں تعویذات۔ گلے میں تعویذات، بازوؤں پر تعویذات۔ لاتوں پر تعویذات۔ بہرحال تعویذ کوئی فائدہ دے یا نہ دے۔ معلم صاحبان تو ہر تعویذ کے بدلہ میں ایک دو شلنگ (روپیہ سوا روپیہ) ضرور وصول کر لیتے ہیں اور خطرناک بیماری یا غیر معمولی حالات میں لگتا داؤ بھی لگا لیتے ہیں یعنی مصیبت زدہ کی مالی حالت کے مطابق ایک پاؤنڈ سے ۲۰-۲۵ پاؤنڈ تک بھی کما لیتے ہیں اور تعویذ لینے والے بے علم و بے عمل مسلمان یہی سمجھتے ہیں کہ جو مَعْلَم (مولوی) تعویذ لکھ کر نہ دیتا ہو۔ وہ بھلا عالم اسرارِ قرآن کہاں؟ لیکن یہ بات کوئی نئی نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت بھی افریقہ (مصر) میں ساحروں (دھوکہ بازوں) کا ہی زور تھا اور وہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نعوذ باللہ ایک بڑا ساحر خیال کرتے تھے۔

گیمبیا کا ایک ہی شہر:

ملک گیمبیا کے تین طرف یعنی شمال و جنوب و مشرق میں سینیگال کا ملک ہے (جو اپریل ۱۹۶۱ء میں فرانس کی غلامی سے آزاد ہوا ہے) اور چوتھی طرف (مغرب) سمندر (بحر اطلس) ہے۔ اس ملک میں صرف ایک ہی شہر ہے۔ جس کا نام انگلستان کے انیسویں صدی کے شروع کے ایک ہوم سیکرٹری باتھرسٹ کے نام پر باتھرسٹ[1] (BATHURST) ہے

یہ شہر ریت کے ایک چھوٹے سے جزیرہ پر واقع ہے جسے انگریزوں نے اپریل ۱۸۱۶ء میں ایک مقامی بادشاہ یعنی رئیس سے ۵۰ پاؤنڈ میں خرید کر اپنا ملکیتی شہر (COLONY) بنایا۔ اور اپنی دیگر یورپین برادری (فرنچ۔ ڈچ۔ پرتگیز۔ ڈینش) کو دریائے گیمبیا سے (جو اندرون ملک برطانیہ کا تجارتی مال لے جا سکتا ہے) دور رکھنے کے لئے یہاں توپیں وغیرہ نصب کیں جو آج تک گورنمنٹ ہاؤس کے سامنے بطور یادگار نصب ہیں۔

یہ ریت کا تودہ سطح سمندر اور سطح دریائے گیمبیا سے صرف چار پانچ فٹ اونچا ہے اور بعض مقامات پر سطح سمندر سے نیچا بھی ہے اس لئے گندے پانی کا نکاس نہیں ہو سکتا۔ اندرون باتھرسٹ اگر تین چار فٹ گڑھا زمین میں کھودا جائے تو پانی نکل آتا ہے۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ باتھرسٹ میں کوئی ایسا مکان نہیں جس کی بنیاد تین یا چار فٹ زیر زمین سے زیادہ ہو اور غالباً یہی وجہ ہے کہ "پختہ مکان" بہت ہی کم ہیں۔ ۹۰ فیصدی مکان "ہوائی" ہیں جنہیں جھونپڑے بھی کہا جا سکتا ہے۔ جن کے تعمیر کرنے کا یہ طریق ہے کہ دس دس فٹ اونچے بانسے کھڑے کئے اور بانس کی سرکیوں کی بنی ہوئی "دیوار" اس کے ساتھ باندھ دی اور ان "دیواروں" کی مٹی یا چونہ و ریت سے لپائی کر دی۔ قریباً چھت پر ٹین کی چادریں جڑ دیں۔ بس مکان تیار ہے اور رہنے والے بڑی خوشی سے اس میں رہ رہے ہیں۔ اصل مقصود تو دل کی خوشی ہے اور جس جھونپڑے میں مکین کا دل خوش ہو وہ اس محل سے ہزار درجہ بہتر ہے جس میں دل خوش نہ ہو اور جس کے صبح و شام کسی بم سے سروں کے اوپر ہی آ گرنے کا خطرہ ہر دم لاحق رہتا ہو۔ پختہ مکانوں کی تعمیر کے لئے ہر ایک چیز حتیٰ کہ مٹی کی پختہ اینٹیں اور دروازے کھڑکیاں وغیرہ بھی انگلستان سے منگوائی جاتی ہیں۔

اہلِ گیمبیا کی خوراک و پوشاک

اس ملک کے لوگوں کی بنیادی غذا گوشت و مچھلی کا سالن اور لکڑی کے اوکھلوں میں لکڑی کے موہلوں سے کوٹی ہوئی مونگ پھلی باجرہ۔ چری یا ابلے ہوئے چاول اور خدا تعالیٰ کے عطا کردہ بے شمار پھل ہیں جو گرم ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ یعنی کوکونٹ (یعنی ناریل) کیلا۔ اعلیٰ درجہ کے آم۔ امرود مالٹے۔ میٹھے۔ کھٹے وغیرہ وغیرہ۔ نہ گندم یہاں ہوتی ہے اور نہ چکی دستی یا مشینی۔ اس لئے عورتوں کو آٹا پیسنے پسانے۔ گوندھنے یا صبح و شام روٹیاں پکانے کی خاطر ہاتھ جلانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ سب کام لکڑی کا اوکھل و موہلا اور آگ ہی کر دیتی ہے۔ سوڈا واٹر یورپ سے بوتلوں میں بند آتا ہے اور خریدنے والوں کو ہر بوتل کی قیمت بھی ادا کرنی پڑتی ہے۔

پوشاک کے لئے بھی کسی تکلیف کی ضرورت نہیں۔ انگلستان اور یورپ کے ہر حصہ سے عمدہ سے عمدہ کپڑے جو شاید ہمارے ملک میں ۹۹ فی صدی دلہنوں کو بھی نصیب نہیں ہوتے۔ بغیر کسی امپورٹ لائسنس کے چلے آ رہے ہیں۔ چین و جاپان نے اپنے شوخ رنگ دار کپڑوں اور خام ربڑ سے بنائے ہوئے سینڈلوں اور مکانوں کے لئے ٹین کی چادروں سے ان ملکوں کو بھر دیا ہے۔

یورپین کتابیں لکھنے والے ہمیں بتلاتے رہے کہ یہ لوگ ننگے پھرتے ہیں اور وہ ان کو کپڑے پہنانے کی زبردست کوشش میں ہیں۔ مگر حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔

عام طور پر ایک یورپین عورت کے بدن پر تین چار گز سے زیادہ کپڑا نہیں ہوتا مگر یہاں ہر مرد و عورت کے جسم پر جب وہ اپنے گھر سے باہر نکلیں۔ دس پندرہ گز کپڑا ہوتا ہے۔ اور گلیوں میں چلتے وقت ایک مشرقی کو یہ احساس نہ ہوگا کہ آیا ہم کسی شادی کی تقریب میں شامل ہیں یا کوئی خواب دیکھ رہے ہیں۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ شدت کی گرمی، گھر میں اور گھر سے باہر زمینوں میں کام کرتے وقت (کیونکہ یہ قومیں زراعت پیشہ ہی ہیں) مردوں اور عورتوں کو مجبور کر دیتی ہے کہ وہ "مرتا کیا نہ کرتا" کے مطابق مزعومہ جنوں کی طرح نیم برہنہ ہونے کی حالت میں کام کریں۔ کیونکہ خطِ استوا کے سورج کی یہ خاصیت ہے کہ وہ کپڑے اتروا دیتا ہے اور سرد ملکوں کی سرد ہوا کی یہ خاصیت ہے کہ وہ کپڑے پہنا دیتی ہے۔ انسان عناصر اربعہ کے مقابلہ میں بلاریب ضعیف البنیان ہے۔ جن لوگوں نے وسط ہند کے زمینداروں کو اپنی زمینوں میں کام کرتے دیکھا ہوگا

[1] اس نام کے چار شہر اور بھی ہیں جو جنوبی افریقہ مشرقی افریقہ اور آسٹریلیا میں واقع ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہیں معلوم ہوگا کہ وہ بھی صرف ایک لنگوٹی پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ اور سر کو دھوپ سے بچانے کے لئے پگڑی سر پر رکھتے ہیں۔ حالانکہ خط استواء ہندوستان کے درمیان سے نہیں بلکہ نیچے سے گزرتا ہے اور اس خط (افریقہ) کے تو عین درمیان سے گزرتا ہے۔

صنعت وحرفت

صنعت وحرفت (انڈسٹری) کا گیمبیا میں نام ونشان نہیں۔ اس لئے ہر ایک چیز بنی بنائی یورپ سے آتی ہے اور اسی میں اہل یورپ کا فائدہ ہے۔ کیونکہ اہل یورپ کا ساری دنیا پر تسلط بھی خام مال کی بلا روک ٹوک خرید، اور پھر اس خام مال سے تیار کردہ اپنی مصنوعات کی من مانی قیمت پر بلا روک ٹوک فروخت ہی کے لئے تھا اور ہے۔

یورپین اقوام یہاں سے ان کا خام مال مونگ پھلی۔ گری اور پام (PALM) لے جاتی ہیں اور اس سے مرگرین (MARGRINE) اور شراب (PALM WINE) وغیرہ تیار کرکے خود کھاتی پیتی اور لوگوں کو کھلاتی پلاتی ہیں۔ اس کے علاوہ گیمبیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جو "زرِ مبادلہ" حاصل کرسکتی ہو۔

خروجِ دجّال یا جوج وماجوج یا یورپین اقوام کی افریقہ میں آمد

گیمبیا جیسا کہ اُوپر لکھا جاچکا ہے۔ موجودہ سینیگال یا سابقہ سوڈان کا ہی ایک حصہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر ایک ہزار سال گزرنے کے بعد سب سے پہلے پرتگیزوں نے شمالی (مسلمان) افریقہ سے نظر بچا کر ۱۴۳۴ء میں ہنری "ملاح" کے زمانہ میں (موجودہ) مغربی افریقہ کا بذریعہ سمندر قصد کیا۔ اور غلام وسونا لے کر واپس گئے۔ بعد ازاں ۱۴۴۶ء میں سینیگال میں پہنچے۔ ۱۴۴۸ء میں گیمبیا میں آئے۔ پھر آگے بڑھے اور ۱۴۶۰ء میں سیرالیون پہنچے۔ اس کے بعد ۱۴۶۳ء میں لائبیریا اور ۱۴۷۱ء میں گولڈ کوسٹ پہنچے اور ۱۴۸۱ء میں وہاں ایک مقامی رئیس کی جبری منظوری سے اپنا ایک پہلا اڈہ (قلعہ) اَلْمِینَاء (عربی میں بندرگاہ کو کہتے ہیں) کے مقام پر سمندر کے کنارہ پر تعمیر کیا۔ چونکہ ان کو معلوم تھا کہ ہم نے قبضہ جابرانہ وغاصبانہ کرنا ہے اسلئے اس قلعہ کی تعمیر کے لئے پانچ سو آدمی اور سامان تعمیر پتھر وچونہ ولکڑی وغیرہ بھی اپنے ملک سے اس غرض کے لئے ساتھ لائے اور اس طرح افریقہ کی نعمتوں کو اپنے ملک کی طرف لے جانے لگے۔

انگریزوں کی مغربی افریقہ میں سب سے پہلی اور اب آخری کالونی۔

یہ تو ظاہر ہے کہ جب کسی ہمسایہ کے گھر میں اچھا کھانا وغیرہ پک رہا ہو تو اسکی خوشبو اس کے اردگرد بھی پھیل جاتی ہے اور بھوکے اور غریب ومحتاج ہمسائے اس کھانے کے لئے للچانے لگتے ہیں۔ یہی بات یہاں ہوئی۔ پرتگیزوں کے ہمسایہ بھی اس نعمتوں کی کان کی تلاش میں نکلے۔ جہاں سے ان کو سونا، غلام اور اچھے اچھے زمین کے پھل اور غلے حاصل ہوتے ہیں۔ چنانچہ اہل ہالینڈ ان کے پیچھے لگے۔ پھر فرنچ قوم کا دل للچایا۔ پھر اسپان وجرمن بھی آپے سے باہر ہوگئے۔ اور ان کی دیکھا دیکھی انگریز بھی میدان میں ان کا مدمقابل بن گیا اور بھوکے بھٹکتے کچھ جنوبی افریقہ۔ کچھ ہندوستان، کچھ مشرق بعید، کچھ آسٹریلیا اور کچھ امریکہ میں پہنچ گئے۔ اور گیمبیا بھی ان ممالک میں سے ایک ہے جس پر پہلے پرتگیزوں نے قبضہ حاصل کیا ان کو ہالینڈ والوں نے بھگادیا۔ ہالینڈ کو فرانس نے اور فرانس کو انگریزوں نے چھٹی مرتبہ گیمبیا (دریا) سے نکال دیا اور بالآخر قریباً تین سو سال پہلے ۱۶۶۱ء میں کلی طور پر گیمبیا پر قبضہ کرلیا۔

گیمبیا مغربی افریقہ میں انگریزوں کی سب سے پہلی کالونی تھی۔ اور آخر کار سارے مغربی افریقہ میں گیمبیا ہی اب آخری کالونی انگریزوں کی رہ گئی تھی جو آخر کار آزادی سے ہمکنار ہوگئی۔ اور مسلمان ممالک میں ایک اور آزاد مسلمان ملک کا اضافہ ہوگیا۔ انشاء اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں اور جدوجہد کی وجہ سے صلیب پرست افریقہ میں بھی مغلوب ہوجائیں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی متعلقہ مسیح موعودؑ

یَکْسِرُ الصَّلِیْبَ

پوری ہوجائے گی۔ کہ

وَاِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔

ربوہ سے روانگی

میں ۱۲ فروری ۱۹۶۱ء کو ربوہ سے روانہ ہوا۔ سینکڑوں بزرگوں، دلی محبتوں اور اعزہ نے بڑی محبت اور دلی دعاؤں کے ساتھ مجھے الوداع کہا اور حضرت مولوی محمد دین صاحب مرحوم (ناظر تعلیم) نے میرے لئے دعا کرکے مجھے روانہ فرمایا۔ فجزاھم اللہ جمیعاً احسن الجزاء۔

الوداع کہنے والوں اور روانہ ہونے والوں، یا خوش آمدید کہنے والوں اور واپس آنے والوں کے دلوں میں جو جذبات خوشی یا غم مخفی ہوتے ہیں۔ ان کا بیان کرنا قلم کا کام نہیں۔ ہاں اس سے اس محبت وقدردانی یا حوصلہ افزائی کا ایک انسان کو اسی دنیا میں اندازہ ہوسکتا ہے جو کسی دوسری صورت میں ہو نہیں سکتا۔ میری بھی دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب بزرگان کرام۔ احباب اور اعزہ کی وہ سب دعائیں جو انہوں نے میرے لئے کیں یا کررہے ہیں قبول فرمادے اور ان کو بھی دینی دنیوی اور اخروی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ آمین ؎

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

کراچی میں

دوسرے دن کراچی پہنچ گیا۔ جماعت احمدیہ کراچی کے بزرگ نمائندہ سیکرٹری صاحب ضیافت شیخ خلیل الرحمٰن صاحب اور چند اعزہ جو اپنا کام دکاج چھوڑ کر سٹیشن پر پہنچ سکتے تھے انہوں نے استقبال کیا۔ پھر الوداعی دعوتیں دیں اور بہت محبت کا اظہار کیا۔

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی شیخ رحمت اللہ صاحب نے بھی (سابق امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی چوہدری عبداللہ خاں صاحب مرحوم ومغفور کی طرح جب ۱۹۵۵ء کے دسمبر میں میں عرب ممالک سے واپس آیا تھا) بہت محبت کا اظہار کیا۔ اور جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے بھی ایک پرتکلف الوداعی ٹی پارٹی شیزان ہوٹل میں دی۔ جس میں جماعت احمدیہ کراچی کے چیدہ چیدہ معزز احباب بمع انچارج مبلغ صاحب کراچی برادرم مولوی عبدالمالک خاں صاحب فاضل حال ناظر اصلاح وارشاد ربوہ۔ مولوی عبدالباسط صاحب فاضل مبلغ کراچی بھی شامل ہوئے۔ پھر احمدیہ مسجد میں جمعہ کی نماز کے بعد سب احباب سے میرا تعارف کرایا۔ ملاقات کروائی۔ دعا کی اور الوداع کہا۔

میں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی اور جماعت احمدیہ کراچی کا ان کی اس نوازش کے لئے ازحد ممنون ہوں۔ اور ان کی یہ للّٰہی محبت اور عزت افزائی میرے دل پر نقش ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

ہمارے معزز سیکرٹری صاحب ضیافت جماعت احمدیہ کراچی شیخ خلیل الرحمٰن صاحب نے اس استقبال وضیافت کے علاوہ پاسپورٹ میں کچھ مزید ملکوں کے اندراجات کروانے اور ٹکٹ سفر کے بقیہ مراحل فارن ایکسچینج وغیرہ طے کروانے میں بھی حسب ارشاد محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی بہت سعی ودستگیری ومدد فرمائی اور صحیح معنوں میں "خضرِ راہ" بنے رہے۔ اور پھر کراچی سے روانگی کے دن بھی جماعت احمدیہ کراچی کی نیابت میں انہوں نے مجھے دیگر اعزہ واقارب کے ہمراہ ہوائی مستقر پر بھی الوداع کہا۔ ان کی یہ خدمت اس للّٰہی محبت کا ایک آئینہ ہے جو وہ جماعت احمدیہ کے ادنیٰ خادموں (مبلغین) سے رکھتے ہیں۔ ان کی اس للّٰہی خدمت ومحبت میں وہ جھلک بھی نظر آتی ہے جو ابتداءِ سلسلہ احمدیہ سے ان کے خاندان کو خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کے والد بزرگوار حضرت شیخ حبیب الرحمٰن صاحب کے ذریعہ ورثہ میں ملی ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

رمضان کا ابتداء

ابھی میں کراچی میں ہی تھا کہ رمضان شروع ہوگیا۔ رمضان کا پہلا اور آخری دن تو ہمارے ملک میں خاص طور پر مبارک سمجھے جاتے ہیں۔ میں نے بھی پہلا روزہ رکھ لیا۔ جمعہ کا دن تھا۔ جمعہ کی نماز سے واپسی پر گھر کو آتے ہوئے میرے دل میں خیال گزرا کہ ایک طرف تو مسافر بنتا ہے اور نماز قصر کرتا ہے اور دوسری طرف روزہ بھی رکھا ہوا ہے۔ اس پر میں نے استغفار کیا اور کہا کہ اب آئندہ سفر سے فارغ ہونے پر ہی روزہ رکھوں گا۔ کیونکہ سب برکتیں اللہ تعالیٰ کے احکام کی لفظاً ومعنیً اطاعت کرنے میں ہی ہیں۔ شورہ پشتی یا دھینگا مشتی سے یہاں کام نہیں چلتا۔

ایک قابل یاد لطیفہ

فارن ایکسچینج حاصل کرنے میں بھی ایک قابل یاد لطیفہ ہوگیا۔ ایک سو چالیس روپے مجھے وکالت مال نے ایک ماہ کا پیشگی الاؤنس دیا تھا۔ میں نے کہا ساٹھ روپیہ اپنے پاس سے ڈال کر دو سو روپیہ کا فارن ایکسچینج (پندرہ پاؤنڈ) لے لیتا ہوں۔ ہماری ایجنٹ کمپنی (جس نے میرے ٹکٹ سفر وغیرہ کا حسب ہدایت وکالت تبشیر انتظام کیا تھا) کے متعلقہ کلرک صاحب نے کہا کہ آپ کو کس قدر فارن ایکسچینج ساتھ لے جانے کے لئے چاہیئے؟ میں نے کہا پندرہ پاؤنڈ درکار ہیں۔ اس نے کہا۔ یہ تو بہت تھوڑی رقم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے اور آپ بہت دُور جا رہے ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ مجھے صرف پندرہ پاؤنڈ ہی درکار ہیں۔ وہ کہنے لگے درخواست فارم پر پچاس پاؤنڈ لکھتا ہوں۔ تب ہی آپ کو پندرہ پاؤنڈ حکومت فارن ایکسچینج دے گی۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ اپنے ملک سے نکلتے وقت سب سے پہلے فارن ایکسچینج کے لئے ہی جھوٹ بولنے کے یہ معنی ہیں کہ بنیاد ہی جھوٹ پر رکھی جائے۔ اس لئے میں نے ان سے کہدیا کہ پندرہ پاؤنڈ ہی لکھو۔ میں جھوٹ بولنا نہیں چاہتا۔ انہوں نے درخواست لکھی میں نے اس پر دستخط کر دیئے۔ جب میں دوسرے دن ان کے دفتر میں گیا تو وہ کہنے لگے۔ صاحب! آپ کے لئے پانچ پاؤنڈ منظور ہو گیا ہے۔ میں نے تو آپ کو پہلے ہی کہدیا تھا۔ کہ ۵۰٪ پاؤنڈ لکھیں تو ۱۵ پاؤنڈ ملے گا۔

مجھے اس کا بہت افسوس ہوا کہ ہماری حکومت کے متعلقہ افسروں کو یہ احساس ہی نہیں ہے کہ چھ سات ہزار میل کا سفر جس میں سے راستہ میں بھی سات آٹھ دن خرچ ہوں گے۔ اور پھر غیر ممالک کے ابتدائی اخراجات کے لئے کس قدر فارن ایکسچینج کی ضرورت ہوا کرتی ہے اور ہر جگہ ۷۵ فی صدی کمی کر دو کا اصول بالکل غلط ہے۔ مگر میں نے بہر حال مقررہ تاریخ پر ضرور سفر کرنا تھا اور اپیلیں کرنے یا افسران متعلقہ کی خدمت میں "حاضر ہو کر سلام" کرنے کا وقت میرے پاس نہیں تھا۔ اس لئے "قہر درویش بر جانِ درویش" کے مطابق پانچ پاؤنڈ ہی بنک سے لے لئے مگر میرا دل مطمئن تھا کہ اپنے وطن سے نکلتے وقت "اوّل مسئلہ غلط کردہ" کا مصداق نہ بننا پڑا۔ گو اٹلی میں جس قدر ذہنی پریشانی اس نام نہاد فارن ایکسچینج کی وجہ سے لاحق ہوئی اس کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کیونکہ وہاں پر ایک دن رات کا ہوٹل کا کرایہ وغیرہ ساڑھے تین پاؤنڈ تھا۔ اور ٹیکسی وغیرہ کا خرچ الگ۔ اور اٹلی اور خصوصاً روم کے ٹیکسی ڈرائیوروں کے متعلق تو یہ مشہور ہے کہ ان جیسا ٹھگ دنیا میں کوئی نہیں۔ اس لئے میٹر مسافت پر بھی نظر رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ ہاتھ کے کھیل سے آپ کی جیب خالی نہ کر دیں۔

کراچی سے روانگی

میں ۱۹ فروری کی صبح کو دس بجے کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز (P.I.A) روانہ ہوا۔ ہوائی اڈہ پر ہمارے کراچی میں رہنے والے بہت سے عزیزوں، اقارب اور محترم سیکرٹری صاحب ضیافت جماعت احمدیہ کراچی شیخ خلیل الرحمٰن صاحب نے منجانب جماعت احمدیہ کراچی مجھے الوداع کہا جب ہمارا جیٹ ہوائی جہاز ایک گھنٹہ کی مسافت کراچی سے طے کر چکا تو پائلٹ نے اعلان کیا کہ انجن میں خلل واقع ہو گیا ہے اس لئے ہم کراچی واپس جا رہے ہیں۔ اور ایک گھنٹہ واپس آنے میں لگ گیا۔ یعنی بارہ بجے ہم دوبارہ کراچی واپس پہنچ گئے۔ دوپہر کا کھانا وہاں کھایا گیا۔ جہاز دو بجے درست ہوا۔ (غالباً کوئی دوسرا جہاز کمپنی کے پاس موجود نہ ہو گا اس لئے اس کی درستی کا انتظار کرنا پڑا۔) اور پھر ہم دوبارہ کراچی سے روانہ ہوئے۔

سفر میں روزہ

ابھی طہران (فارس) میں پہنچنے کے لئے شاید ایک گھنٹہ کی پرواز باقی ہو گی اور سورج بھی افق مغرب سے بہت اونچا تھا کہ ناظمین جہاز کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ پاکستان کے وقت کے لحاظ سے سورج غروب ہو گیا ہے اس لئے جو صاحب روزہ دار ہوں وہ روزہ افطار کر سکتے ہیں اور ان کے لئے افطاری کا سامان بہم پہنچایا جا سکتا ہے۔

فی الواقعہ یہ بڑا عجیب نظارہ تھا۔ ہم زمین و آسمان کے درمیان اڑ رہے ہیں۔ سورج سامنے نظر آ رہا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سورج غروب ہونے میں ابھی ایک دو گھنٹے باقی ہیں اور یہاں یہ اعلان ہو رہا ہے کہ اے سورج کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے والو! یہ سمجھ لو کہ پاکستان میں سورج غروب ہو چکا ہے۔ روزہ افطار کر لو۔

ہمارے ہمسفر اکثر تو مزدور پیشہ نوجوان بھی تھے جنہیں فیصل آباد وغیرہ سے "محنت و مزدوری" کرنے کے لئے ان کے چند آزمودہ کار "ماشٹر صاحبان" انگلستان لے جا رہے تھے جن میں سے بعض "ان پڑھ بے چاروں" کو نکٹائی باندھنے کی ترکیب اور "پتلون اُوچی کراوئے" یعنی پتلون کمر سے نیچے گری ہوئی ہے اسے اونچا کرو کی مشق جہاز میں کروائی جا رہی تھی۔ بعض مشرقی پاکستان کے معزز بن کارندگانِ حکومت بھی تھے جو باوجود سفر پر ہونے کے روزہ دار تھے مگر انہوں نے باوجود بعض کے مکرر مرتبہ کہنے سمجھانے کے بھی روزہ افطار نہ کیا اور روزہ کو بڑی مضبوطی سے پکڑے رکھا۔ جوں جوں جہاز آگے بڑھتا جاتا تھا ان کے روزہ کا وقت بھی لمبا ہوتا جا رہا تھا۔ بیروت تک تین گھنٹے کا فرق پڑ چکا تھا اور اٹلی تک چار گھنٹے کا۔ مگر سورج کو جیٹ ہوائی جہاز ڈوبنے نہ دیتا تھا اور وہ "ادھ موئے" ہوتے جا رہے تھے۔

ان کی اس اضطراری حالت سے حکیم و علیم خدا تعالیٰ کے اس فرمان کی صداقت واضح ہو رہی تھی کہ مسافر اور مریض رمضان کے دنوں میں روزے نہ رکھیں۔ سفر ختم ہونے یا بیماری سے اچھے ہونے پر ان روزوں کی جگہ پر روزے رکھیں۔

جہاں ہمارے جہاز پر ایسے "پابند شرع شریف" اصحاب تھے وہاں دوسری قسم کے برخوردار بھی تھے ان میں سے دو مسلمان نوجوان میرے ہم پہلو تھے۔ ایک تو اچھے انگریزی تعلیم یافتہ (سندھی) پروفیسر تھے جو ایران کی کسی یونیورسٹی میں کچھ عرصہ تعلیم دینے یا حاصل کرنے کے لئے (اب یاد نہیں رہا) منتخب ہو کر جا رہے تھے اور ایک سابق "جالندھری" تھا جس کی جیبیں اس کی ناعاقبت اندیشی یا کم علمی کی وجہ سے پاکستانی دس دس روپیہ کے نوٹوں سے بھرپور تھیں۔ اور فارن ایکسچینج بھی کافی تھا۔ کراچی سے روانہ ہوتے ہی انہوں نے جہاز میں اپنے پاکستانی روپیہ سے دھڑا دھڑ چیزیں خریدنی شروع کر دیں۔ پھر دونوں تاش کھیلنے میں مشغول ہو گئے۔ پھر شراب کی بوتلیں ان کے اندر جانے لگیں۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک میں بھی بیٹھا تھا جسے حکومت پاکستان نے صرف پانچ سٹرلنگ پاؤنڈ عنایت کئے تھے اور جس نے جماعت احمدیہ کی تعلیمات کے مطابق قانون کی اطاعت کرتے ہوئے اپنی جیب میں ایک پاکستانی پیسہ بھی نہیں رکھا تھا تا اپنے ملک کا پیسہ اپنے ملک میں ہی رہے۔

بہ بیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا۔

(باقی)

بقیہ اداریہ صـ۲

اُس نے یہاں تک ڈینگ ماری کہ میرا باغ کبھی تباہ نہیں ہو گا اور میں پھلتا پھولتا ہی چلا جاؤں گا اور اگر کوئی خدا ہے اور آخرت بھی کوئی چیز ہے تو وہاں بھی میں معزز قرار دیا جاؤں گا۔ غریب آدمی نے اس کی ڈینگ کے جواب میں کہا تجھے غرور نے ہلاک کر دیا ہے۔ تو مجھے اپنی نسبت مال اور اولاد میں کم سمجھتا ہے لیکن میرا رب قادر ہے کہ مجھے تیرے باغ سے بھی بہتر مال عطا کر دے۔ تیرا باغ تباہ و برباد ہو کر رہ جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اس کے باغ کے تمام پھلوں کو تباہ کر دیا گیا اور وہ ہاتھ ملتا رہ گیا۔ نتیجہ اللہ تعالیٰ نے اس تمثیل سے یہ نکالا ہے اور اسے بطور خاص مومنوں کے ذہن نشین کرایا ہے کہ

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝

(الکہف آیت ۴۷)

ترجمہ:۔ مال اور بیٹے دنیوی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والے (اور مناسب حال) اعمال ہی تیرے رب کے نزدیک بدلہ کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں اور امید کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں۔

اس تمثیل سے جسے اللہ تعالیٰ نے بہت تفصیل سے بیان کیا ہے صاف عیاں ہے کہ امارت کے مقابلہ میں غربت کا امتحان نسبتاً آسان ہے۔ ان دونوں امتحانوں میں کامیاب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ امراء اور غرباء دونوں اپنی اپنی استطاعت اور طاقت کے مطابق اعمال صالحہ بجا لانے میں منہمک رہیں تاکہ امراء کبر و غرور میں مبتلا ہونے سے اور غرباء حسد اور بغض کی فتنہ سامانیوں کا شکار ہونے سے محفوظ رہیں اور ایک دوسرے کے احترام اور باہمی محبت و اخوت اور ہمدردی و مواسات کی راہ پر گامزن ہوں اور ان کے باہم شیر و شکر ہونے سے ایک ایسا حسین معاشرہ معرض وجود میں آئے جس میں عزت و شرف کا معیار محض تقویٰ ہو نہ کہ مال و دولت کی کثرت اور اکثریت کا گھمنڈ۔

تاریخ انبیاء پر نظر ڈالنے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے انبیاء ایسے ہی وقت میں مبعوث ہوتے رہے۔ جب امراء امارت کی اور غرباء غربت کی فتنہ سامانیوں کا شکار ہو کر اعمال صالحہ کی بجا آوری سے یکسر غافل ہو جاتے تھے۔ چونکہ غربت کے مقابلہ میں امارت کا امتحان زیادہ سخت ہوتا ہے۔ اس لئے ہر نبی کا انکار کرنے والوں میں اس وقت کے امراء پیش پیش ہوتے تھے۔ اور زیادہ تر غربا ہی اس کی آواز پر کان دھر کر اس پر ایمان لاتے تھے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت پر بڑی تفصیل سے بار بار روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ انبیاء کی اصلاح کا ایک لازمی نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ وہ ایمان لانے والے امراء اور غرباء کو اعمال صالحہ کی بجا آوری میں مستعد بنا کر انہیں باہم شیر و شکر کر دکھاتے تھے۔ جس کے نتیجہ میں ایک صالح معاشرہ وجود میں آ کر انسانوں کی زندگیوں کو جنتی زندگیوں میں ڈھال دیتا تھا۔ اس آخری زمانہ میں ایسے ہی صالح معاشرہ کو معرض وجود میں لانا احمدی ہونے کی حیثیت میں ہماری خصوصی ذمہ داری ہے۔ خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے اس ذمہ داری کو کما حقہ ادا کرنے کی ہمیں مسلسل توفیق ملتی چلی آ رہی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ کی خدمت میں گزارش

بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ گزشتہ چند سال سے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے والوں کی تعداد میں کمی رہی ہے ۔ اور اس سال بھی ابھی تک بہت کم درخواستیں موصول ہوئی ہیں ۔

قبل ازیں جامعہ احمدیہ میں داخلے کے لیے درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ جون ۸۳ء مقرر کی گئی تھی ۔ لیکن اس میں ۳۱ر جولائی ۸۳ء تک توسیع کر دی گئی ہے تاکہ آپ اس بارہ میں مزید تحریک اور کوشش فرما سکیں ۔ اس کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہو سکے گا ۔

میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے ۔ آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی آپ اپنے حلقہ کے میٹرک پاس ذہین ۔ ہونہار ۔ دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوانوں میں وقفِ زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے بھجوانے کی کوشش فرمائیں ۔

جامعہ احمدیہ کے لیے انٹرویو انشاء اللہ ۲۹ر اگست ۸۳ء کو دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا ۔ لیکن درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی وساطت سے ۳۱ر جولائی ۸۳ء تک وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں پہنچ جانی چاہئیں ۔ داخلہ کے لیے میٹرک پاس امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے ۔

اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں زیادہ سے زیادہ برکت عطا فرمائے ۔ اور ہمارے لیے بھی دعائیں کرتے رہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی اپنے فضل سے مقبول خدمتِ دین کی توفیق ہمیشہ عطا فرماتا رہے آمین ۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

پہلے اپنے مولا کا قرض ادا کریں

بعض لوگ قرض کے بار کے باعث چندوں سے محروم رہتے ہیں ۔ جب ہمیں یقین کامل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینے سے اس دنیا میں کم از کم دس گنا ضرور ملتا ہے تو قرض اتارنے کا اصل ذریعہ یہی ہے کہ دعا اور اخلاص کے ساتھ چندوں کے میدان میں ہم پورے اتریں ۔ اسی جذبہ کے ماتحت ایک واقفِ زندگی نے تحریک جدید کا چندہ اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں حاصل کرنے کے لیے قرض کے بار کے باوجود ادا کر دیا ہے یہ تحریر فرماتے ہوئے کہ "پہلے اپنے مولا کا قرض ادا کر دوں" اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو قبول فرمائے اور خیر و برکت سے مالا مال فرما دے ۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلان دار القضاء

مکرم چوہدری مختار احمد ورک مکان ۴۴ سی ۔ ۵ ۔ ۲۵ III ۔ بی محلہ چوڑ لگیراں شیخوپورہ شہر نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری عمر دین قوم کھگ سکنہ بھوٹیوال ضلع شیخوپورہ وفات پا گئے ہیں مرحوم کے نام قطعہ ۳/۴ دار النصر غربی ربوہ میں سے نصف حصہ تھا تمام ورثاء نے باہمی ملکر فیصلہ کیا ہے کہ چار مرلہ زمین چوہدری غلام احمد ولد عمر دین کے نام اور بقیہ چھ مرلہ چوہدری منصور احمد ولد عمر دین کے نام منتقل کیا جاوے اور دس مرلے بقایا چوہدری فتح دین ولد محمد دین کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمایا جائے ۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے ۔

(ناظم دار القضاء)

پتہ درکار ہے

مکرمہ و محترمہ زرین اختر صاحبہ زوجہ مکرم رشید احمد صاحب ساکن ۴۷۶ سی سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ وصیت نمبر ۲۱۱۹۲ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے ۔ اگر موصیہ یہ اعلان خود پڑھے یا ان کے کسی عزیز یا کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ناظم تشخیص جائیداد موصیاں کو اطلاع فرمائیں ۔

(ناظم تشخیص جائیداد موصیاں)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے سالانہ مقابلہ مضمون نویسی کے لیے عنوان :۔ "سیرت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف" مقرر ہے ۔ یہ مقالہ ۲ سے ۲½ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے ۔ مرکز میں مضمون پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ر جولائی ۱۹۸۳ء ہے ۔ مضمون مقامی سیکرٹری ناصرات کی تصدیق سے دفتر اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کو ارسال کریں ناصرات سے یہ بھی گزارش ہے کہ وہ الفضل ۲ر جولائی ۱۹۸۳ء میں انعامی مضمون کے اعلان کے ساتھ جن کتب سے مضمون کی تیاری کرنی ہے ان کے نام الفضل سے نوٹ کر کے کتابیں پڑھیں اور مضمون تیار کریں ۔

مقالہ صاف اور خوشخط لکھ کر بھجوائیں جو انعامی مقابلہ میں شامل ہونے کے قابل ہو ۔ اللہ توفیق دے ۔ ہر اس مجلس کی سیکرٹری ناصرات جہاں بچیاں کسی کی مدد سے مقالہ لکھ سکتی ہوں اس طرف توجہ کریں ۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

المناک وفات

جماعت احمدیہ چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ کے ایک مخلص دوست اصغر علی صاحب بھٹی لائن مین واپڈا جو ایک مخلص احمدی تھے ۔ ۱۵ر جولائی بروز جمعہ علی پور چٹھہ کے قریب بجلی شارٹ ہونے کی وجہ سے پول سے نیچے گر پڑے جس سے آپ کی گردن کے نیچے سے ہڈی کو ضرب آگئی محکمہ بجلی والوں نے فوراً علی پور سول ہسپتال میں داخل کرا دیا پھر شام کو سول ہسپتال حافظ آباد میں یہاں پر بھی علاج کا درست نظام نہ ہونے کے باعث محکمہ بجلی والوں نے دوسرے دن ۱۶ر جولائی کو لاہور واپڈا ہسپتال اور پھر ۱۷ر جولائی کو جنرل ہسپتال لاہور میں داخل کرا دیا لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے سامنے کچھ پیش نہ گئی اور کوئی علاج بھی کارگر نہ ہوا اور مرحوم ۱۸ اور ۱۹ر جولائی کی درمیانی شب ۱½ بجے کے قریب اپنے مولا حقیقی سے بعمر قریباً ۵۰ سال جا ملے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے ۔ پنج وقتہ باقاعدہ نماز ادا کرنے والے اور چندوں کی ادائیگی بروقت کرنے والے تھے آپ اپنے محکمہ اور دیگر احباب میں سب ہر دلعزیز تھے ۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیوگان تین کم سن لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں ۔ سب سے چھوٹا لڑکا تین ماہ کا ہے ۔ احباب جماعت چک چھٹہ حافظ آباد و دیگر حلقہ کی جماعتوں کے افراد نے خاص طور پر واپڈا کے ایکسین ایس ۔ ڈی ۔ او لائن سپرنٹنڈنٹ و دیگر عملہ نے بہت ہی مخلصانہ ہمدردی اور تعاون کا مظاہرہ کیا پانچ بجے کے قریب آپ کو مقامی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا اور حکیم عبدالعزیز صاحب صدر جماعت احمدیہ مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی قبر تیار ہونے پر آپ ہی نے دعا کرائی احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور اپنے قرب میں جگہ دے اور سوگوار بیوائوں اور بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو

(ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد (ہومیو) چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ)

درخواست ہائے دعا

مکرم وکیل المال اوّل تحریک جدید لکھتے ہیں کہ مخلص دوست اعجاز احمد صاحب واہ چھاؤنی نے اپنے بچے کی طرف سے ۵۰۰/- روپے تحریک جدید میں جمع کراتے ہوئے لکھا ہے کہ ایک عرصہ سے دمہ کی تکلیف میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے پڑھائی میں بہت ہرج واقع ہو رہا ہے ۔

مکرم مرزا محمود احمد صاحب دار الصدر غربی ربوہ لکھتے ہیں کہ انکی عزیزہ امۃ القیوم سلمہا اللہ کئی دن سے پاؤں میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے ۔

مکرم رانا رفیق احمد صاحب عقب جنرل ہسپتال ربوہ لکھتے ہیں کہ وہ آجکل بعض جسمانی تکالیف میں مبتلا ہیں ۔

مکرم سلطان محمد خان صاحب برلن مغربی جرمنی لکھتے ہیں کہ وہ آجکل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں

مکرم عبدالرؤف صاحب ناصر آباد کالونی ربوہ لکھتے ہیں کہ ان کی دادی محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ میاں عبدالرحیم صاحب صراف (مرحوم) جڑانوالہ کی طبیعت کچھ عرصہ سے خراب چلی آ رہی ہے دل کی بیماری کا شدید حملہ ہوا ہے ۔ اب کچھ افاقہ ہے ۔

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ ضلع کوٹلی (آزاد کشمیر) لکھتے ہیں کہ ان کے ایک پڑوسی (غیر از جماعت) اور دوست کی اہلیہ محترمہ بہت بیمار ہیں جس کی وجہ سے وہ سخت پریشان ہیں ۔

مکرم سید مبشر حسین صاحب خوشنویس الفضل کئی روز سے بعارضہ درد گردہ بیمار چلے آ رہے ہیں پریشانی بہت ہے ۔

احباب کرام ان سب کے لیے دعا کریں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۲۸۳:-

میں نعیم احمد ولد چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم قوم جاٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸-D-K سکیم نمبر ۱ D/56 کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۸/۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- پلاٹ نمبر ۱/۴۱ ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی فیس II رقبہ ۵۰۰ مربع گز قیمت ۵۰,۰۰۰/- روپے۔

۲- کمرشل پلاٹ نمبر ۱۰۱/۱ المرتضیٰ کمرشل لین نمبر ۳ ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی ۲۰۰ مربع گز مالیت ۳۰,۰۰۰/- روپے

۳- پلاٹ نمبر ۲۴۵ سکیم نمبر III سروے نمبر ۱۶۱-۱۵۱ چک لالہ راولپنڈی کنٹونمنٹ ۶۰۰ مربع گز مالیتی ۳۰,۰۰۰/- روپے۔

۴- تقریباً نصف مربع زمین مشترکہ موروثی زمین و مکان بمقام ککرالی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات (اس زمین میں ۵ بھائی ایک بہن اور والدہ صاحبہ حصہ دار ہیں) میرے حصہ کی قیمت مبلغ ۳۰,۰۰۰/- روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۵۴۰/- روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- نعیم احمد ولد چوہدری غلام احمد مرحوم K-D-8 سکیم نمبر ۱ D/56 کراچی۔

گواہ شد نمبر ۱:- چوہدری شریف احمد وصیت نمبر ۱۶۰۷۸ نائب صدر جماعت احمدیہ حلقہ النور کراچی

گواہ شد نمبر ۲:- صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۲۵۲۸۴:-

میں سنجیدہ خاتون زوجہ عبدالستار صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۵۰ سی بلاک آئی نارتھ ناظم آباد کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۸/۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

حق مہر (ادا شدہ) مبلغ ۳۵۰۰/- روپے

۲- زیورات طلائی (i) چار عدد چوڑیاں طلائی وزن ۴۲ گرام قیمت ۷۸۲۰/۴۰ روپے (ii) نیکلس اور چین طلائی وزنی ۲۷ گرام قیمت ۶۸۸۹/۴۰ روپے (iii) ٹاپس وزنی ۸ گرام قیمت ۱۴۸۹/۶۰ روپے (iv) چار عدد انگوٹھیاں طلائی وزنی ۸۰۵۰۰ گرام قیمت ۱۵۸۲/۷۰ روپے اس طرح کل قیمت بمعہ حق مہر ۲۱۲۸۲/۱۰ روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- سنجیدہ خاتون زوجہ عبدالستار صاحب ۱۵۰ سی بلاک نمبر آئی ناظم آباد کراچی۔

گواہ شد نمبر ۱:- قریشی محمد الیاس احمد وصیت نمبر ۱۷۱۷۰۔

گواہ شد نمبر ۲:- سید فضل احمد ۱۵۰-C بلاک نمبر ۱ نارتھ ناظم آباد کراچی مسل ۲۵۲۸۲

مسل نمبر ۲۵۲۸۵:-

میں امتہ النصیر بھٹی زوجہ حفیظ احمد بھٹی صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چکوال ضلع جہلم بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۸/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۳۵۰۰۰/- روپے۔

۲- زیور طلائی وزنی ۲۷۳ گرام مالیت ۲۹۰۰۰/- روپے۔ تفصیل زیور۔ ایک سیٹ کانٹے ہار۔ انگوٹھی ایک سیٹ کانٹے ہار۔ انگوٹھی۔ چوڑیاں گیارہ عدد انگوٹھی ۳ عدد۔

۳- مشین سلائی مالیت ۳۰۰/- روپے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- امتہ النصیر بھٹی زوجہ حفیظ احمد بھٹی صاحب معرفت سردار بشیر احمد صاحب انجینئر قصر خلافت ربوہ

گواہ شد نمبر ۱:- حفیظ احمد بھٹی وصیت نمبر ۲۲۸۲۷۔

گواہ شد نمبر ۲:- عبدالرشید احمد امیر جماعت احمدیہ لیبیا پوسٹ بکس ۷۱۵۳۱ طرابلس۔ لیبیا۔

مسل نمبر ۲۵۲۸۶:-

میں محمد اقبال بشیر ولد ولی محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت احمدی ساکن کوارٹر ۲۳ صدر انجمن احمدیہ دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری فی الحال کوئی جائیداد نہیں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۳۱/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد اقبال بشیر ولد ولی محمد صاحب ساکن کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ۲۳ ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۱:- محمد الطاف خان محرر نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ۔

گواہ شد نمبر ۲:- حافظ محمد یوسف ساکن احمد نگر ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۵۲۸۷:-

میں مرزا محمد اشرف بیگ ولد مرزا محمد صادق صاحب قوم مغل پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۹۴۳ بی سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- پلاٹ ۱۰۲ - ۱۰۲ - F اسلام آباد رقبہ ۵۰۰ مربع گز

۲- مکان نمبر ۹۴۳ بی سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی رقبہ ۷ مرلے۔

۳- کرایہ کی دکان "گیٹ سمارٹ" نام پر ڈرائی کلیننگ کا ۱/۴ حصہ کا کاروبار۔

۴- ایک عدد موٹر سائیکل تقریباً گیارہ سال استعمال شدہ

۵- ایک عدد کار ۱۹۷۱ء ماڈل جو سیکنڈ ہینڈ خریدی شدہ

۶- ماہوار آمدنی تقریباً ۱۵۰۰ روپے۔

۷- کاروبار میں سرمایہ مبلغ ۲۰,۰۰۰/- روپے صرف۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ ۱۲/۸/۸۳ سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- مرزا محمد اشرف بیگ ولد مرزا محمد صادق صاحب مکان نمبر ۹۴۳ بی سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔

گواہ شد نمبر ۱:- مرزا منیر بیگ وصیت نمبر ۲۳۰۷۶۔

گواہ شد نمبر ۲:- محمد احسن خان وصیت نمبر ۵۱۲۰۸۰۳ کوٹلی بازار راولپنڈی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ اخبار احمدیہ

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے موسم کی شدت کا بھی ذکر فرمایا اور اللہ کی رحمت کی بارش کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ حضور نے فرمایا خصوصاً غرباء کا حال بہت خراب ہے۔ ربوہ میں میں نے جو جائزہ لیا ہے غرباء کے مکانوں کی حالت بہت ہی خراب ہے اور شدید گرمی کے موسم میں ان کو سب سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے بھی بہتری کرے۔ آمین۔

★ محترم گیانی عباد اللہ صاحب مینیجر الفضل کی صحت چند روز سے ناساز ہے۔ جگر کے فعل میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے جس کی وجہ سے بھوک نہیں لگتی اور طبیعت خراب ہے۔ کمزوری بڑھ گئی ہے احباب کرام سے محترم گیانی صاحب کی صحت کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

★ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مرحوم کے داماد مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر سابق مبلغ جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۸ جولائی ۱۹۸۳ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے نومولود کا نام ازراہِ شفقت "صباح الظفر" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود ملک غلام احمد صاحب ارشد مرحوم کا پوتا ہے۔ احباب کرام سے نومولود کی صحت اور درازی عمر کے لیے دعا کی درخواست ہے

— (بقیہ :- جاپان) —

بارہ میں جاپانی زبان میں خطاب کیا تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ اس موقعہ پر جماعت کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

پیشگوئی مصلح موعود

پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں ٹوکیو میں اجلاس عام منعقد ہوا جسمیں مرزا ظفر احمد صاحب محمد اسلم نیر صاحب اور دونوں مبلغین نے تقاریر کیں

ناصر باؤلنگ ٹورنامنٹ

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ۲۰ فروری کو دوسرا ناصر باؤلنگ ٹورنامنٹ منعقد ہوا جسمیں خدام کے علاوہ بعض جاپانی احباب نے بھی حصہ لیا۔ پُرجوش مقابلوں کے بعد مکرم ملک رفیع احمد صاحب ابن ملک بشارت احمد صاحب مرحوم اوّل آئے اور ٹرافی کے حقدار قرار پائے۔ انگریزی اخبارات میں ٹورنامنٹ کی خبر شائع ہوئی۔

(مرسلہ۔ وکالت تبشیر)

اعلانِ نکاح

۲۱ جنوری ۱۹۸۲ء کو مکرم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی دارالصدر شمالی ربوہ نے مسجد انوار ربوہ میں میری بیٹی عزیزہ نگہت یاسمین سلمہا اللہ کے نکاح ہمراہ عزیز بشارت احمد ابن چوہدری غلام احمد صاحب آف چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا کا اعلان بعوض مبلغ بیس ہزار روپیہ مہر پر فرمایا۔ عزیزہ کی تقریب رخصتانہ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۲ء کو چک ۴۱ جنوبی ضلع سرگودھا میں عمل میں آئی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور سلسلہ کے لئے ہر جہت سے باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین!

(رانا رحمت اللہ چک ۴۱ جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا)

دعائے مغفرت

ہمارے والد محترم چوہدری صدیق احمد صاحب آف جنڈانوالہ حال دارالنصر غربی ربوہ تقریباً ۷۳ سال کی عمر میں بتاریخ ۲۰ جولائی ۱۹۸۳ دوپہر ۳ بجے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مورخہ ۲۱ جولائی کو صبح بعد نماز فجر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے کے بعد قبر پر مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامڑی صدر محلہ دارالنصر غربی نے دعا کروائی۔

مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ اولاد میں سے ایک کے سوا سب شادی شدہ ہیں۔ مرحوم نہایت نیک۔ پابند صوم وصلوٰۃ اور مخلص احمدی تھے۔ احباب کرام سے مرحوم کی مغفرت اور ترقی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری شریف احمد۔ رشید احمد۔ حفیظ احمد۔ محمد اکرم دارالنصر غربی ربوہ)

"سرائے حمد" کیلئے عطیہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کے لئے وقف جدید انجمن احمدیہ ایک گیسٹ ہاؤس تعمیر کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مہمان خانہ کا نام "سرائے حمد" تجویز فرمایا ہے۔ جس کا اعلان الفضل مورخہ ۶ جولائی ۱۹۸۳ء میں کیا جا چکا ہے۔

الفضل میں اعلان پڑھ کر مخدومہ محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ بنت حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے مبلغ ۱۶ صد روپیہ عطیہ دے کر اس بابرکت تحریک میں شمولیت فرمائی ہے اور ساتھ یہ شکوہ بھی کیا کہ انہیں الفضل کے ذریعہ اس کا علم ہوا اور اس طرح اس کار خیر میں وہ تاخیر سے شامل ہوئیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترمہ صاحبزادی صاحبہ کی قربانی کو شرف قبولیت سے نوازے اور اپنے فضل سے دین و دنیا کی حسنات عطا فرمائے آمین۔ محترمہ صاحبزادی صاحبہ کے ارسال کردہ چندہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

جانب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم	۲۰۰ روپے
" حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۱۰۰ "
" حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں صاحبہ رضی اللہ عنہا	۱۰۰ "
" حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی	۱۰۰ "
" سیدہ حضرت ام طاہر صاحبہ	۱۰۰ "
" حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب	۱۰۰ "
" حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ	۱۰۰ "
" حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب	۱۰۰ "
" مکرم چوہدری ناصر محمد صاحب سیال	۱۰۰ "
" " " طاہر احمد صاحب	۱۰۰ "
" منجانب محترمہ یاسمین احمد صاحبہ	۱۰۰ "
" " " سعدیہ احمد صاحبہ	۱۰۰ "
" " " صوفیہ احمد صاحبہ	۱۰۰ "
" مکرم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ	۱۰۰ "
" محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ	۱۰۰ "
	۱۶۰۰

(ناظم مال وقف جدید)

ایک احمدی طفل کا اعزاز

ایک احمدی طفل عزیز احمد جمال جو شیخ تصویر الرحمٰن صاحب جی۔ ۱۵۲ ماڈل ٹاؤن لاہور کے صاحبزادے ہیں کو اللہ تعالیٰ نے تین گولڈ میڈل لینے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ مقابلے پنجاب جونیئر اتھلیٹکس ۱۲ مئی ۱۹۸۳ء کو لاہور میں ہوئے۔ جن مقابلوں میں انہوں نے گولڈ میڈل لئے وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ ۵۰ میٹرز دوڑ ۲۔ ۱۰۰ میٹرز دوڑ ۳۔ ۲۰۰ میٹرز دوڑ

اللہ تعالیٰ ان کو یہ اعزاز مبارک کرے اور آئندہ بھی کامیابیوں سے نوازے اور قومی چیمپئن شپ میں بھی کامیابی عطا فرمائے۔

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ایک نہایت ضروری اعلان

جو دوست فضل عمر ہسپتال کیلئے امدادی رقوم مثلاً امداد نادار مریضاں و تعمیر ہسپتال یا کسی اور قسم کی امدادی رقم یا عطیہ بھجوانا چاہیں ان کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایسی جملہ رقوم (مع تفصیل) فضل عمر ہسپتال کی بجائے مکرم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی خدمت میں بھجوائی جائیں۔ تاکیدی گذارش ہے

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)